17واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعتہ المبارک 25 اکتوبر 2024

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ ٹرانسپورٹ

راولپنڈی: میٹرو بس منصوبہ، آمدن اور ملازمین سے متعلق تفصیلات

*762: جناب اسد عباس: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میٹرو بس راولپنڈی کا منصوبہ کب مکمل ہوا اور اس منصوبہ پر کتنی لاگت آئی تھی؟

(ب) یہ کہاں سے کہاں تک چلتی ہے اس میں روزانہ کتنے مسافر سفر کرتے ہیں۔

(ج) اس منصوبہ کی تکمیل میں کتنا قرض کہاں سے حاصل کیا گیا تھا کتنا واپس کر دیا گیا ہے اور کتنا بقایا ہے اور اس پر کتنا Interest سالانہ حکومت ادا کر رہی ہے۔

(د) اس بس سروس کی روزانہ ماہانہ اور سالانہ آمدن کتنی ہے اور اخراجات کتنے ہیں۔

(ہ) اس کے ملازمین کی تعداد کتنی ہے کتنے مستقل ہیں کتنے عارضی ہیں ملازمین کی تنخواہوں کے اخراجات کی تفصیل دی جائے۔

(تاریخ وصولی 13 مئی 2024 تاریخ ترسیل 21 جون 2024)

جواب

وزیر ٹرانسپورٹ

(الف) میٹرو بس راولپنڈی کا منصوبہ جون 2015 میں مکمل ہوا اور اس منصوبہ پر تقریباً 44 ارب روپے لاگت آئی۔

(ب) پاکستان میٹرو بس سروس، صدر راولپنڈی تا پاک سیکرٹیریٹ اسلام آباد تک چلتی ہے اور اس پر روزانہ تقریباً ایک لاکھ 35 ہزار مسافر سفر کرتے ہیں-

(ج) پاکستان میٹرو بس سسٹم پراجیکٹ کا 50 فیصد خرچ حکومت پنجاب اور بقیہ 50 فیصد خرچ حکومت پاکستان نے ادا کیا اور اس سلسلہ میں کسی بھی قسم کا کوئی قرض نہ لیا گیا ہے-

(د)مالی سال 23 -2022 کے مطابق پاکستان میٹرو بس سسٹم کی روزانہ، ماہانہ اور سالانہ آمدن کی تفصیلات درج ذیل ہیں :-

مالی سال 23-2022		
	آمدن (ملین روپے)	خرچہ (ملین روپے)
یومیہ	3.76	9.35
ماہانہ	112.77	280.49
سالانہ	1353.29	3365.92

(ہ) پاکستان میٹرو بس سسٹم کے ملازمین کی تفصیلات درج ذیل ہیں:-

مالی سال	کل اسامیاں	خالی اسامیاں	تنخواہوں کے اخراجات (ملین روپے)		
23-2022	54	26	28	47.1	کنٹریکٹ ملازمین
24-2023	54	27	27	48.8	کنٹریکٹ ملازمین

(تاریخ وصولی جواب 29 جولائی 2024)

راولپنڈی: میٹرو بس میں ٹوکن سسٹم کی بجائے پرچی سسٹم ٹکٹ سے متعلق تفصیلات

*765: جناب اسد عباس: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راولپنڈی میٹرو بس میں ٹوکن سسٹم بند کر دیا ہے اور ٹوکن کے بجائے پرچی سسٹم ٹکٹ جاری کر دیا گیا ہے اور مسافروں کو کاغذ کی پرنٹ کردہ ٹکٹ جاری کی جارہی ہیں۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ نئے ٹکٹ سسٹم سے میٹرو بس میں کرپشن بڑھ گئی ہے کیونکہ اس میں جعلی ٹکٹ پرنٹ easily ہو سکتی ہیں۔

(ج) کیا حکومت میٹرو بس راولپنڈی میں ٹکٹ کا پرانا نظام بحال کرنے کا ارادہ ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں۔

(تاریخ وصولی 13 مئی 2024 تاریخ ترسیل 21 جون 2024)

جواب

وزیر ٹرانسپورٹ

(الف) یہ بات مکمل طور پر درست نہ ہے- Pakistan Metrobus System (PMBS) میں Automated Fair Collection and Bus Scheduling System (AFC-BSS) کی خدمات M/S Inbox Business Technologies Limited (IBTL) فراہم کر رہی ہے- PMBS میں آج بھی مسافر بذریعہ سمارٹ کارڈز اور ٹوکنز سفر کر رہے ہیں۔ مزید یہ کہ مسافروں کے داخلہ اور اخراج کا نظام مکمل طور پر کمپیوٹرائزڈ ہے اور کوئی بھی مسافر کمپیوٹرائزڈ طریقہ سے سکین ہوئے بغیر سفر نہیں کر سکتا-

i۔ میٹرو بس آپریشن کے دوران مسافروں کو سفر کے لیے ٹوکن کا اجرا کیا جاتا ہے۔

ii۔ ٹوکن کی غیر موجودگی میں مسافروں کی سہولت کے پیشِ نظر، ٹکٹ دفاتر میں لمبی قطاروں سے بچنے کے لیے ٹوکن کے متبادل کاغذی ٹکٹ کا اجراء کا منصوبہ مورخہ 26 اپریل 2024 کو عارضی طور پر لایا گیا ہے-

iii- ٹوکن کے ذریعے سفر کرنے والے مسافر، اپنا ٹوکن Turnstile پہ سکین کر کے پلیٹ فارم پہ داخل ہوتے ہیں۔

iv۔ کاغذی ٹکٹ رکھنے والے مسافر کو بھی اسٹیشن میں داخل ہونے کے لیے Turnstile سے گزرنا پڑتا ہے- اس سلسلہ میں پلیٹ فارم پہ داخلہ کے لیے Turnstile پہ IBTL کا نمائندہ کاغذی ٹکٹ رکھنے والے ہر مسافر کو ایک سمارٹ کارڈ کے ذریعے Turnstile سے گزارنے میں معاونت فراہم کرتا ہے- اس طرح کاغذی ٹکٹ رکھنے والے مسافروں کے اسٹیشن میں داخلہ کا اندراج بھی کمپیوٹر میں ہو جاتا ہے۔

v- اپنی منزل پر پہنچنے کے بعد ٹوکن پہ سفر کرنے والے مسافر اسٹیشن سے باہر جانے کے لیے Turnstile میں اپنا ٹوکن داخل کرتے ہیں-

vi- اپنی منزل پر پہنچنے کے بعد کاغذی ٹکٹ رکھنے والے مسافر کو بھی اسٹیشن سے اخراج کے لیےTurnstile سے گزارا جاتا ہے- اس سلسلہ میں، پلیٹ فارم سے اخراج کے لیے Turnstile پہ موجودIBTL کا نمائندہ کاغذی ٹکٹ رکھنے والے ہر مسافر سے کاغذی ٹکٹ وصول کر کے ایک سمارٹ کارڈ کے ذریعے Turnstile سے گزارنے میں معاونت فراہم کرتا ہے- اس طرح کاغذی ٹکٹ رکھنے والے مسافروں کے اسٹیشن سے اخراج کا اندراج بھی کمپیوٹر میں ہو جاتا ہے۔

مندرجہ بالا کاغذی ٹکٹنگ کا منصوبہ درج ذیل وجوہات کی بنا پر لایا گیا ہے۔

vii- AFC-BSS کی سروسز کا معاہدہIBTL کے ساتھ 6سال کی مدت کے لیے 2014 میں دستخط کیا گیاجبکہ میٹرو بس سروسز کا آغاز 4جون 2015 میں ہوا- ابتدائی 6 سالہ معاہدہCOVID وبا کے 158 دنوں کو شامل کرنے کے بعد 8نومبر 2021 کو اختتام پذیر ہوا۔

viii- PMA نے پندرہویں اتھارٹی میٹنگ میں، مورخہ 30اپریل 2021 کوIBTL کے ساتھ کم قیمت پر نئی خریداری تک معاہدے کی توسیع کی اجازت دی- PMA کے فیصلہ کی روشنی میں، پنجاب پروکیورمنٹ ریگولیٹری اتھارٹی(PPRA) کے رول (c)(iv) 59 کے تحت 15 فیصد ریپیٹ آرڈر کے ذریعے IBTL کے ساتھ معاہدہ کی توسیع کر دی گئی جس کی میعاد مورخہ 14 جنوری 2023 کو اختتام پذیر ہوئی۔

ix- معاہدہ کی توسیعی میعاد ختم ہونے پہPMA کے فیصلہ کی روشنی میں دوبارہIBTL کو اُسی ماہانہ قیمت پہ خدمات کی فراہمی جاری رکھنے کی ہدایات دی گئیں- معاہدہ کی توسیعی مدت میں IBTL نے ماہانہ قیمت بڑھانے اور معاہدہ کی توسیعی مدت کو تین سال کرنے کی درخواست کی۔

x- یہ بات یہاں قابلِ ذکر ہے کہ اس دوران حکومت پنجاب کی ہدایت پر PMA نے پنجاب بھر کے تمام ماس ٹرانزٹ سسٹمز کے لیے Centerailzed AFC Software & Mobile Application کی ملکی سطح پر تیاری کا آغاز کیا۔اس سلسلہ میں PMA نے پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ(PITB) کے ساتھ ایک فریم ورک ایگریمنٹ 2022 میں دستخط کیا جس کے بعد PITB نے نئے AFC Software & Mobile Application پہ کام شروع کیا جو اس وقت مکمل ہو چکا ہے۔

xi-اس وقت PMA صوبہ پنجاب کے تمام میٹرو پروجیکٹس بشمول PMBS میں نئے AFC System کے نظام کولاگو کرنے کے عبوری مرحلے میں ہے جس میں مسافر ٹوکن کی بجائے اوپن لوپ سمارٹ کارڈز، کیو آر پیپر ٹکٹ اور AFC Mobile Application کے ذریعہ ٹکٹ حاصل کر کے سفر کر سکیں گے۔ نئے ٹکٹنگ کے نظام میں ٹوکن (جو فی الحال استعمال میں ہیں) کو مکمل طور پر ختم کر دیا جائے گا اور ایک ہی سمارٹ کارڈ صوبہ بھر کے تمام میٹرو بس سسٹمز میں قابلِ استعمال ہو گا۔

xii- AFC Software کی تکمیل کے بعد PMA نے بینک آف پنجاب کے ذریعے اکتوبر 2023 میں AFC-BSS سسٹم کے ہارڈ ویئر کی خریداری کا آغاز کیا- خریداری کے عمل کے آخری مراحل میں PPRA نے بینک آف پنجاب سے ڈائریکٹ خریداری کے عمل پہ اعتراض لگا دیا-

xiii-اس دوران موجودہ معاہدہ کی توسیع میں ابہام کی وجہ سے IBTL نئے ٹوکنز آرڈر نہ کر پایا جس کی وجہ سے PMBS میں ٹوکنز کی کمی کا سامنا کرنا پڑا-ٹوکنز کی کمی کے معاملہ پہ PMA نے IBTL کو مورخہ 24 اپریل 2024 کو ڈیفالٹ کا نوٹس بھی جاری کیا-

xiv-اس کے بعد یہ معاملہ PMA کی 26ویں میٹنگ میں مورخہ 12 جون 2024 کو پیش کیا گیا جس میں اتھارٹی نے اوپن ٹینڈرنگ کرنے کا فیصلہ کیا- مزید، اتھارٹی نے IBTL کے ساتھ معاہدے کی توسیع کی بھی اجازت دی-

xv-اتھارٹی کے فیصلہ کی روشنی میں IBTL کے ساتھ ایک سال کی توسیع پہ کام شروع کر دیا گیا ہے اور جلد ہی نئے ٹوکنز سسٹم میں شامل کر کے کاغذی ٹکٹ کو غیر فعال کر دیا جائے گا-مزید نئے ہارڈویئر کی خریداری کے لیے بھی ایکسپریشن آف انٹرسٹ کے ذریعہ بینکوں کی شارٹ لِسٹنگ کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے جیسا کہ جز (الف) کے جواب میں تفصیلاً بیان کیا گیا ہے کہ PMBS کے تمام اسٹیشنز پہ آج بھی مسافروں کے داخلہ اوراخراج کا نظام مکمل طور پر کمپیوٹرائزڈ ہے اور کوئی بھی مسافر کمپیوٹرائزڈ طریقہ سے سکین ہوئے بغیر سفر نہیں کر سکتا۔ مزید یہ بھی واضح کرنا ہے کہ تمام کاغذی ٹکٹوں کا ایک منفرد سیریل نمبر ہوتا ہے -کاغذی ٹکٹ رکھنے والے ہر مسافر کو اسٹیشن میں داخلہ اوراخراج کے عمل کے دوران Turnstile سے گزرنا پڑتا ہے اس طرح کاغذی ٹکٹ رکھنے والے تمام مسافروں کا اندراج بھی کمپیوٹر میں ہو جاتا ہے- اور یہ کمپیوٹرائزڈ ڈیٹا کاغذی ٹکٹوں کی روزانہ فروخت کی تصدیق کے لیے استعمال کیا جاتا ہے- یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ IBTL کاغذی ٹکٹوں کی فروخت کی مد میں حاصل ہونے والی رقم اگلے روز PMA کے بینک اکاؤنٹ میں جمع کروا دیتا ہے۔ مزید یہ کہ PMBS کے کمانڈ اینڈ کنٹرول سنٹر میں موجود عملہ بھی مختلف طریقوں سے اس ریکارڈ کی تصدیق کرتا ہے۔ مندرجہ بالا بیان کی گئی تفصیلات کی روشنی میں یہ واضح ہے کہ نئے ٹکٹنگ سسٹم سے میٹرو بس میں کسی قسم کی کرپشن کا امکان نہ ہے۔

(ج) PMA مستقبل بعید میں ٹوکن ٹکٹنگ کا پرانا نظام جاری رکھنے کا ارادہ نہیں رکھتی-بقیہ جواب اوپر دیے گئے جز(الف) کے پیرانمبر (x) اور (xi) میں ملاحظہ کریں۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جولائی 2024)

لاہور، شیخوپورہ اور قصور میں انٹر سٹی بسوں کی کمی سے متعلق تفصیلات

*902: محترمہ حناء پرویز بٹ: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور، شیخوپورہ اور قصور میں انٹر سٹی بسوں کی بہت ہی شدید کمی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سپیڈو بس کے تمام روٹس پر مسافر بسوں میں کھڑے ہو کر سفر کرتے ہیں۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بعض اوقات تو بسوں میں کھڑا ہونے کی جگہ بھی نہیں ہوتی۔

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت انٹر سٹی بس سروس میں مزید نئی بسیں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں۔

(تاریخ وصولی 17 مئی 2024 تاریخ ترسیل 27 جون 2024)

جواب

وزیر ٹرانسپورٹ

(الف) جی ہاں۔ لاہور، شیخوپورہ اور قصور میں پبلک ٹرانسپورٹ بسوں کی شدید کمی ہے۔ تاہم اس سلسلہ میں محکمہ ٹرانسپورٹ اینڈ ماس ٹرانزٹ شہریوں کی سفری سہولیات کے لیے نئی بسوں کی دستیابی کی کوشش کر رہا ہے۔

(ب) لاہور میں پنجاب ماس ٹرانزٹ اتھارٹی دو طرح کی سپیڈو بسیں چلا رہی ہے۔ جو درج ذیل ہیں:-

AC بس کی قسم	بسوں کی تعداد	سیٹوں کی تعداد	کھڑے ہونے کی گنجائش
12 میٹر	150	28	52 سے 68 مسافر
8 میٹر	38	23	17 سے 25 مسافر

شہروں میں محدود دورانیہ کا سفر کرنے والے مسافروں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے اس لئے بسوں کے ڈیزائن میں سیٹوں کی تعداد کم رکھی جاتی ہے اور کھڑے ہونے والے مسافروں کے لئے زیادہ گنجائش رکھی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں، ان بسوں میں سیٹ پر بیٹھنے کا پہلا حق خواتین اور بزرگ شہریوں کا ہے۔

(ج) دن کے دورانیہ میں ایسے اوقات آتے ہیں جب لوگوں کی شہر میں نقل و حمل میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اس دورانیہ میں مختلف روٹس پر کچھ بسیں ایسی ہوتی ہیں جن میں کھڑے ہونے کی جگہ نہیں ہوتی۔ تاہم اکثر اوقات یہ صورت حال نہیں ہوتی۔

یہاں یہ بتانا قابل ذکر ہے کہ آئندہ ایک سال میں لاہور میں مزید 300 بسیں لانے کی پلاننگ کی جارہی ہے اور اس سلسلے میں پی سی ون (PC-I) کی تیاری جاری ہے۔ یہاں یہ بات یاد رہے کہ فزیبیلٹی رپورٹ کے مطابق لاہور میں 1574 بسوں کی ضرورت ہے۔ خزانے پر بوجھ اور بڑھتی ہوئی سبسڈی کے پیش نظر حکومت یک بارگی 1574 بسوں کی اجازت دینے سے گریزاں ہے۔

(د) محکمہ ٹرانسپورٹ اینڈ ماس ٹرانزٹ لاہور، شیخوپورہ اور قصور کے علاوہ صوبہ پنجاب کے دوسرے بڑے شہروں کے لیے بھی جدید اور ماحول دوست ٹرانسپورٹ کی فراہمی کے لیے عملی طور پر اقدامات کر رہا ہے۔ اس سلسلہ میں رواں مالی سال میں شیخوپورہ، گوجرانوالہ، گجرات، رحیم یار خان، سرگودھا اور سیالکوٹ میں فزیبلٹی سٹڈی پر کام جاری ہے اور رواں مالی سال میں لاہور میں نئ الیکٹرک بسیں (پائلٹ پروجیکٹ) شہریوں کی سفری سہولیات کے لیے خریدی جارہی ہیں جو کہ مکمل طور پر ماحول دوست بسیں ہونگی اور پروجیکٹ کی کامیابی پر مزید بسیں بھی خریدی جائیں گی تاکہ بسوں کی کمی کو دور کیا جاسکے۔ مزید یہ کہ فیصل آباد، بہاولپور، ملتان، لاہور اور راولپنڈی کے لیے اس سال مزید ماحول دوست بسیں خریدی جائیں گی۔

(تاریخ وصولی جواب 29 اگست 2024)

سر گودھا اور ملحقہ علاقوں میں مقامی طور پر تیار کردہ سٹون ڈمپر سے متعلق تفصیلات

*915: جناب ذوالفقار علی شاہ: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اس وقت سر گودھا اور ملحقہ علاقوں میں مقامی بنے ہوئے سٹون ڈمپر کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان کی تعداد کتنی ہے۔

(ج) یہ ڈمپر مقامی طور پر تیار کیے جاتے ہیں ان کی قانونی حیثیت کیا ہے۔

(د) یہ ڈمپر عام طور پر اوورلوڈ ہوتے ہیں اور سڑکات اور جان ومال کے لیے وبال جان ہیں۔ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے محکمہ کیا پلاننگ کر رہا ہے۔

(ہ) پچھلے سال ان ڈمپرز کے ایکسیڈنٹ میں کتنے لوگ ہلاک ہوئے۔

(تاریخ وصولی 17 مئی 2024 تاریخ ترسیل 26 جون 2024)

جواب

وزیر ٹرانسپورٹ

(الف) جی بالکل۔ اس وقت سر گودھا اور ملحقہ علاقوں میں مقامی بنے ہوئے سٹون ڈمپر کام کر رہے ہیں۔

(ب) ان کی تعداد 2400 ہے۔

(ج) ان ڈمپروں کی محکمہ ایکسائز کے پاس رجسٹریشن ہوتی ہے اور پھر ان کو فٹنس سرٹیفکیٹ اور روٹ پرمٹ جاری ہوتا ہے۔ اوراس کے بعد ان کو روڈ پر چلنے کی اجازت ہوتی ہے۔

(د) اس کے حل کے لئے محکمہ ٹرانسپورٹ اینڈ ماس ٹرانزٹ نے ایکسل لوڈ مینجمنٹ رجیم کے نام سے مہم کا آغاز کیا ہوا ہے۔ جس پر عمل درآمد کروایا جا رہا ہے اور مزید محکمہ نے جرمانہ جات میں اضافہ بھی کروایا ہے اور پٹرولنگ پولیس، ٹریفک پولیس، موٹروے پولیس اور سیکرٹری آر ٹی ایز کو اس زمرے میں کارروائی کا اختیار دیا ہوا ہے اور زائد وزن کو اتروایا جاتا ہے۔ مزید برآں اس سلسلے میں رواں سال مورخہ

01.01.2024 تا31.07.2024 تک سیکرٹری آر ٹی اے سرگودھا نے8034ڈمپروں کو چیک کیا جس میں سے607ڈمپروں کے چالان کئے،215ڈمپروں کو تھانوں میں بند کیا اور

Rs. 5,88,000/- جرمانہ کیا ہے۔

(ہ)ریسکیو1122کے مطابق پچھلے سال جنوری 2023سے دسمبر2023تک ڈمپرز کے ایکسیڈنٹس سے ضلع سرگودھا میں 05 لوگ ہلاک ہوئے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب29اگست2024)

لاہور: میٹروبس کی24۔2023 کی سالانہ آمدن اور خرچ سے متعلق تفصیلات

*918: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)لاہور میٹروبس کی24-2023 کی سالانہ آمدن اوراخراجات کتنے ہیں تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ب) لاہور میں چلنے والی سپیڈوبس سروس کا سالانہ بجٹ کتنا ہے اور خسارہ کتنا ہے فی مسافر کتنے اخراجات کئے جارہے ہیں تفصیلات فراہم کی جائیں۔

(تاریخ وصولی17 مئی2024 تاریخ ترسیل08جولائی2024)

جواب

وزیر ٹرانسپورٹ

(الف)لاہور میٹروبس سسٹم کی سال24-2023 کی آمدن اور اخراجات کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں:-

تفصیلات	سال24-2023 ملین روپے میں
آمدن	1,494.67
اخراجات	5,178.59

سبسڈی	3,683.92
مسافروں کی تعداد	46.13 (Million)
فی مسافر خرچ (روپے)	112.26
فی مسافر سبسڈی (روپے)	79.86

(ب) لاہور میں چلنے والی سپیڈو بس سروس کی مذکورہ تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں:-

تفصیلات	سال 24-2023 ملین روپے میں
آمدن	769.28
اخراجات	3,279.99
سبسڈی	2,510.71
مسافروں کی تعداد	55.86 (Million)
فی مسافر خرچ (روپے)	58.71
فی مسافر سبسڈی (روپے)	44.94

(تاریخ وصولی جواب 29 اگست 2024)

صوبہ بھر میں سی کلاس اور ڈی کلاس بس اسٹینڈ میں فرق اور فراہم کردہ سہولیات سے متعلق تفصیلات

*919: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں سی کلاس اور ڈی کلاس بس سٹینڈ میں کیا فرق ہے؟

(ب) سی کلاس اور ڈی کلاس بس سٹینڈ پر کون کون سی سہولیات فراہم کی جانی ضروری ہیں۔

(ج) کیا منظور شدہ بس سٹینڈ پر کھانے پینے کی اشیاء فروخت کرنے والوں کو اشیاء کی قیمتوں اور معیار کے حوالے سے کسی ضابطے کا پابند بنایا گیا ہے۔

(د) سی این جی پر چلنے والی گاڑیوں میں کتنے سلنڈر لگانے کی اجازت ہوتی ہے اور خلاف ورزی کرنے والوں کے لیے کونسی سزا مقرر کی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی 17 مئی 2024 تاریخ ترسیل 08 جولائی 2024)

جواب

وزیر ٹرانسپورٹ

(الف) پنجاب موٹر وہیکلز رولز 1969 کی شق (1)253 کے تحت سی کلاس بس سٹینڈ سے مرادوہ بس سٹینڈ ہے جسکا انتظام و انصرام ضلعی انتظامیہ یا میونسپل کارپوریشن / کمیٹی کرتی ہے۔ جبکہ ڈی کلاس بس سٹینڈ پرائیویٹ کمپنی سٹینڈ ہوتا ہے۔

(ب) پنجاب موٹر وہیکلز رولز 1969 کی شق 256 کے تحت سی کلاس اور ڈی کلاس بس سٹینڈز پر تمام بنیادی سہولیات فراہم کی جانی ضروری ہیں۔ جیسا کہ صفائی ستھرائی کا مناسب انتظام، مسافروں اور اڈہ کے عملہ کیلئے پینے کا ٹھنڈا پانی، مرد و خواتین مسافروں کیلئے الگ الگ ویٹنگ رومز اور واش رومز، ڈرائیورز اور کنڈیکٹرز کیلئے ریسٹ رومز، اڈہ پر کھڑی گاڑیوں کیلئے مناسب شیڈ کی فراہمی، روشنی کا انتظام، گاڑیوں کے دھونے اور عام مرمتی کام کیلئے سروس ایریا، باؤنڈری وال وغیرہ ہونا شامل ہیں۔

(ج) اس ضمن میں پنجاب موٹر وہیکلز رولز 1969 میں کوئی شق موجود نہ ہے۔ تاہم متعلقہ علاقہ کے پرائس کنٹرول مجسٹریٹ و ڈسٹرکٹ فوڈ اتھارٹی بمطابق مجوزہ قانون اس سلسلے میں کارروائی کرتے ہیں

(د) سی این جی پر چلنے والی گاڑیوں میں اوگرا کی طرف سے پاس شدہ ایک سلنڈر لگانے کی اجازت ہوتی ہے اور خلاف ورزی کرنے والوں کے لیے پاکستان موٹر وہیکلز آرڈیننس 1965 کی شق 104 اور پنجاب موٹر وہیکلز رولز 1969 کی شق 199 کے تحت اس جرم میں مرتکب افراد کو 500 تا 1000 روپے تک جرمانہ

اور 1 سے 6 ماہ تک کی قید یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔ تاہم یہ معاملہ ابھی ہائی کورٹ میں زیر التوا ہے جسکا حتمی فیصلہ ہونا باقی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 اگست 2024)

میانوالی میں سپیڈو / میٹروبس چلانے سے متعلق تفصیلات

*920: جناب محمد اقبال: کیاوزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر کے بڑے شہروں میں عوام الناس کی سفری سہولیات کے لیے حکومت انٹر اسٹی بسیں چلا رہی ہے میانوالی میں اسی طرز کا پروجیکٹ شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا حکومت میانوالی سے عیسٰی خیل براستہ کالاباغ، میانوالی سے پپلاں اور میانوالی سے واں بچھراں سپیڈو میٹروبس الیکٹرک بسیں چلانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ج) حکومت کب تک میانوالی میں یہ سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں تفصیل سے آگاہ کریں۔

(تاریخ وصولی 20 مئی 2024 تاریخ ترسیل 27 جون 2024)

جواب

وزیر ٹرانسپورٹ

(الف) میانوالی شہر کے حوالہ سے پنجاب ٹرانسپورٹ کمپنی کے تحت سال 2023 میں ایک فزیبلٹی سٹڈی منعقد کروائی گئی تھی جس کے تحت شہر کی آبادی اور رقبہ کے تناسب سے یہ سفارشات مرتب کی گئی کہ موجودہ صورت حال میں پبلک ٹرانسپورٹ کی فراہمی ممکن نہیں جس کی بنیادی وجہ رائیڈرشپ کی کمی اور

سبسڈی کی مد میں حکومت پر بڑا مالی بوجھ ہے۔ مزید یہ کہ فریبلٹی سٹڈی میں مستقبل میں میانوالی شہر میں پبلک ٹرانسپورٹ کی فراہمی کے لیے 2 یا 3 سالوں کے بعد دوبارہ سٹڈی کروانے کی بھی سفارش کی گئی۔

(ب) ابتدائی سٹڈی کے مطابق کوئی بھی روٹ زیر غور نہیں لیکن مستقبل میں شہر کے رقبہ اور آبادی کو مد نظر رکھتے ہوئے روٹس کا انتخاب کیا جائے گا۔

(ج) جی ہاں حکومت پنجاب کی اولین ترجیح عوام الناس کو بہترین سفری سہولیات فراہم کرنا ہے۔ 2023 میں اسی حوالہ سے فزیبلٹی سٹڈی مکمل کروائی گئی تھی تاکہ میانوالی میں پبلک ٹرانسپورٹ کی فراہمی کے لیے جامع حکمت عملی بنائی جاسکے اور سٹڈی کے مطابق فی الوقت رائیڈر شپ میں کمی کی وجہ سے کوئی بھی ٹرانسپورٹ سکیم میانوالی شہر کے لیے زیر غور نہیں۔ مزید یہ کہ 2 یا 3 سالوں کے بعد دوبارہ سٹڈی منعقد کروائی جائے گی تاکہ Sustainable Public Transport کی فراہمی ممکن ہو سکے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 اگست 2024)

لاہور: ضلع بھر اور تحصیل رائیونڈ میں برقی بسیں چلانے اور ان کے روٹس سے متعلق تفصیلات

*950: جناب احمر بھٹی: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں حکومت برقی بسیں چلانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو ان بسوں کے کیا کیا روٹ ہوں گے تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا حکومت ٹھوکر نیاز بیگ تا رائیونڈ شہر تک بھی برقی بسیں چلانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر جواب ناں میں ہے تو وجہ بیان فرمائی جائے۔

(ج) تحصیل رائیونڈ میں کس کس روٹ پر برقی بسیں چلائی جائے گی۔

(تاریخ وصولی 21 مئی 2024 تاریخ ترسیل یکم ستمبر 2024)

جواب

وزیر ٹرانسپورٹ

(الف) پنجاب ماس ٹرانزٹ اتھارٹی نے لاہور میں 248 برقی بسوں کی خریداری کے لیے تین پی سی ون (PC-I) تیار کیے ہیں، جو منظوری کے لیے پی ڈی ڈبلیو پی (PDWP) کو بھیجے گئے ہیں۔
ان بسوں کی آمد کے بعد کل 13 روٹس پر برقی بسیں چلائی جائیں گی۔ لاہور میں چلنے والے 19 موجودہ فیڈر روٹس میں سے، جن پر اس وقت ڈیزل بسیں چل رہی ہیں، 10 روٹس کو برقی بسوں کے لیے منتخب کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ فیڈر روٹس کی فزیبیلٹی کو مد نظر رکھتے ہوئے 3 نئے روٹس بھی نیٹ ورک میں شامل کیے گئے ہیں۔ ان روٹس کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں:-

ڈیزل بسوں کے متبادل موجودہ روٹس

1۔ موجودہ روٹ نمبر 3: ریلوے اسٹیشن تا راناٹاؤن براستہ نواز شریف ہسپتال، شیرانوالہ گیٹ، کشمیری گیٹ، لاری اڈا، آزادی چوک، ٹیکسالی چوک، بھاٹی چوک، ٹمبر مارکیٹ، میٹرو، نیازی انٹر چینج، شاہدرہ میٹرو اسٹیشن، شاہدرہ ریلوے اسٹیشن، ماچس فیکٹری، برکت ٹاؤن، کالا خطائی روڈ، امامیہ کالونی، فیروزوالا، رچنا ٹاؤن۔

2۔ موجودہ روٹ نمبر 5: شادباغ انڈر پاس تا بھاٹی چوک براستہ راجپوت پارک، مدینہ چوک، معصوم شاہ دربار، علی ہجویری شادی ہال، لوہے والی پلی، عثمان چوک، سبزی منڈی بادامی باغ، لاری اڈا گول چکر، آزادی چوک، ٹیکسالی چوک۔

3۔ موجودہ روٹ نمبر 9: ریلوے اسٹیشن تا گلشن راوی براستہ حاجی کیمپ، پولیس لائن، شملہ پہاڑی، ایل ڈی اے پلازہ، ایوان اقبال لاہور، چڑیا گھر، چیرنگ کراس، گنگارام ہسپتال، وارث روڈ، قرطبہ چوک، چوبرجی اورنج ٹرین اسٹیشن۔

4۔ موجودہ روٹ نمبر 10 کی ایکسٹینشن: (اس روٹ کو وحدت روڈ اسٹیشن تا جناح ٹرمینل تک بڑھایا گیا ہے)
جناح ٹرمینل تا قرطبہ چوک براستہ ٹھوکر نیاز بیگ، ہنجروال، وحدت روڈ اسٹیشن، ملتان چونگی، ایلیفنٹ لنک روڈ، مصطفی ٹاؤن، کریم بلاک مارکیٹ، سکندر بلاک، رضا بلاک، پی یو امتحانی ہال، سائنس کالج، بھیکیوال موڑ، وحدت کالونی، اسکول اسٹاپ، بینک اسٹاپ، نقشہ اسٹاپ، کرم آباد، آب پارا مارکیٹ، کینال، رحمان پورہ، اچھرہ، شمع، ایل او ایس۔

5۔ موجودہ روٹ نمبر 11: بابو صابو تا مین مارکیٹ گلبرگ براستہ بلال ڈائیوو، نیازی اڈہ، شیزان فیکٹری، سٹی بس اسٹینڈ، چوک یتیم خانہ، گرینڈ بیٹری اسٹاپ، سکیم موڑ، کالی کوٹھی اسٹاپ، فلیٹ اسٹاپ، دبئ چوک، گلشن اقبال، فاروق ہسپتال، پائلٹ اسکول، بھیکیوال موڑ، شیخ زید ہسپتال، پی یو کیمپس، کیمپس پل، برکت مارکیٹ، سینٹر پوائنٹ، لبرٹی چوک، حفیظ سینٹر، منی مارکیٹ۔

6۔ موجودہ روٹ نمبر 12: آر اے بازار تا ناصر باغ براستہ پی اے ایف مارکیٹ، ٹیلیفون ایکسچینج، گرجا چوک، علاوءالدین روڈ، افشاں چوک، راحت بیکری، فورٹریس سٹیڈیم، میاں میر، جم خانہ، کینال پل، ایچی سن کالج، کلب روڈ، پی سی ہوٹل، گورنر ہاؤس لاہور، چڑیا گھر، چیرنگ کراس، ریگل چوک، جی پی او، انارکلی، پی یو اولڈ کیمپس، گورنمنٹ کالج۔

7۔ موجودہ روٹ نمبر 13: ڈپو چوک تا کلمہ چوک براستہ باگڑیاں، مسلم چوک، گوندل چوک، بٹ چوک، یو ایم ٹی اسٹاپ، کھوکھر چوک، اکبر چوک، بینک سٹاپ، ماڈل ٹاؤن لنک روڈ، پنڈی اسٹاپ، پیکو موڑ، کوٹ لکھپت ریلوے اسٹیشن، پھاٹک منڈی، اتفاق ہسپتال، گلاب دیوی ہسپتال، نصیر آباد، ماڈل ٹاؤن۔

8۔ موجودہ روٹ نمبر 15: بھاٹی چوک تا آر اے بازار براستہ کچہری، ناصر باغ، سول سیکرٹریٹ، ایم اے او کالج، جین مندر، جناز گاہ، قرطبہ چوک، ایل او ایس، مزنگ، روزنامہ پاکستان، لاہور کالج، سروسز ہسپتال، پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی، کنیئرڈ کالج، ظفر علی روڈ، صدیق ٹریڈ سینٹر، مکڈونلڈ، مین

مارکیٹ، منی مارکیٹ، حفیظ سینٹر، لبرٹی چوک، سینٹر پوائنٹ، کلمہ چوک، فردوس مارکیٹ، کیولری روڈ، ڈی میس اسٹاپ، ندیم چوک۔

9۔ موجودہ روٹ نمبر 16: کینال تا جناح بس ٹرمینل براستہ قذافی اسٹیڈیم، کلمہ چوک، ماڈل ٹاؤن موڑ، پاکستانی چوک، بینک اسکویر، سی بلاک، لیڈیز کلب، ڈی بلاک، گرلز کالج ای بلاک، ایف بلاک، کلب چوک، قائداعظم لاء کالج، شہید چوک، پیس شاپنگ سینٹر، مکڈونلڈز، عائشہ ہائٹس، اکبر چوک، شوق چوک، اللہ ہو چوک، علیم ڈار اسٹیڈیم، ایل ڈی اے پلازہ، شادی وال چوک، شوکت خانم ہسپتال، واپڈا ٹاؤن گیٹ 1، یو سی پی، پی سی ایس آئی آر، عبدالیاں سوسائٹی، ایوب چوک، ایکسپو سینٹر، شان چوک، رنگ چوک، جوڈیشل کالونی، ٹھوکر نیاز بیگ، ڈائیو وٹرمینل۔

10۔ موجودہ روٹ نمبر 19: محفوظ شہید گیریژن تا ریلوے اسٹیشن براستہ قائد چیک پوسٹ، رینجر ہیڈ کوارٹر، جواد چیمہ روڈ، آرمی میوزیم، ایوب اسٹیڈیم، اے پی ایس سرفراز رفیقی روڈ، پی اے ایف مارکیٹ، آر اے بازار، ندیم چوک، سرور روڈ، ڈی میس، خورشید عالم روڈ، ایف میس شامی روڈ، منیر روڈ، عابد مجید روڈ، علاوءالدین روڈ، فورٹریس اسٹیڈیم، نیوی سلیکشن سینٹر-ہائپر سٹار، سی ایم ایچ، انفینٹری روڈ میاں میر، دھرمپورہ پل، یورو اسٹور، گڑھی شاہو، ریلوے ہیڈ کوارٹرز، بوہڑ والا چوک۔

نئے شامل کئے گئے روٹس

11۔ ریلوے اسٹیشن تا ابو بکر چوک براستہ شملہ پہاڑی، ڈیوس روڈ، چائنا چوک، شادمان چوک، جیل روڈ، مین بولیوارڈ، کلمہ چوک، عثمانی روڈ، اکبر روڈ، کالج روڈ، امیر چوک، واپڈا ایونیو۔

12۔ ائیر پورٹ تا بھاٹی براستہ عسکری 10، گجر پورہ، ہربنس پورہ روڈ، عسکری 9، صدر گول چکر، دھرم پورہ، گڑھی شاہو، ریلوے اسٹیشن، سرکلر روڈ، لاری اڈہ، آزادی چوک۔

13۔بی آر بی تا جناح بس ٹرمینل براستہ گھر کی ہسپتال، باٹا کالونی، رضوان گارڈن، نواب پورہ، ہربنس پورہ، فتح گڑھ، مغل پورہ، دھرم پورہ، ایف سی کالج، شاہ دی کھوئی، پی سی ایس آئی آر، ٹھوکر نیاز بیگ، ہونڈا گیٹ وے۔

(ب)فی الحال، برقی بسیں صرف مذکورہ 13 روٹس پر چلیں گی۔ رائیونڈ شہر کا روٹ لاہور فیڈر روٹس کی فزیبلٹی اسٹڈی کے فیز 8 میں شامل ہے، جسے روٹ نمبر 120 کے تحت ریلوے اسٹیشن سے رائیونڈ تک براستہ ٹھوکر نیاز بیگ پلان کیا گیا ہے۔ اس روٹ پر فی الوقت ریلوے اسٹیشن تا علی ٹاؤن تک براستہ ٹھوکر نیاز بیگ لاہور اورنج لائن میٹرو ٹرین تعمیر شدہ ہے۔ اس وقت، پنجاب ماس ٹرانزٹ اتھارٹی صرف فیز 1 کے لیے 19 فیڈر روٹس پر بسیں چلا رہی ہے۔ فیز 8 کا نفاذ بسوں کی دستیابی کے پیش نظر بہت بعد میں ہو گا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس وقت پنجاب ماس ٹرانزٹ اتھارٹی، رائیونڈ روڈ پر علی ٹاؤن سے اڈا پلاٹ تک سپیڈو بس روٹ نمبر 20 چلا رہی ہے جس کو مستقبل میں رائیونڈ تک بڑھایا جا سکتا ہے۔ برقی بسوں کی آمد کے بعد، متذکرہ بالا 10 فیڈر روٹس سے فری ہو جانے والی ڈیزل بسیں لاہور کے دیگر فیڈر روٹس کے لیے دستیاب ہوں گی۔ مزید برآں، پنجاب ٹرانسپورٹ کمپنی مستقبل میں بہاولپور میں بس آپریشن شروع کرنے جا رہی ہے، جس کے بعد وہاں چلنے والی 12 بسیں بھی لاہور فیڈر روٹس کے لیے دستیاب ہوں گی۔ اس مرحلے پر، موجودہ روٹ نمبر 20 (علی ٹاؤن سے اڈا پلاٹ) کو رائیونڈ تک بڑھانے کا معاملہ زیر غور لایا جائے گا۔

(ج)جواب جز "ب" کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔

(تاریخ وصولی جواب 15 اکتوبر 2024)

لاہور: شالیمار چوک سے جلو موڑ تک سپیڈو بس چلانے سے متعلق تفصیلات

*1078: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر ٹرانسپورٹ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے لاہور شالیمار چوک جی ٹی روڈ کے دونوں اطراف سپیڈو بس چلانے کے لیے مسافروں کے بیٹھنے کے لیے شالیمار چوک سے جلو موڑ تک اسٹیشن تعمیر کروائے ہیں ؟

(ب) مذکورہ اسٹیشن بنانے کے لیے کتنا فنڈ رکھا گیا مکمل تفصیل فراہم کی جائے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اسٹیشن بنانے کے باوجود ابھی تک حکومت نے شالیمار چوک سے جلو موڑ، تک سپیڈو بس نہیں چلائی گئی وجہ بیان فرمائی جائے۔

(تاریخ وصولی 30 مئی 2024 تاریخ ترسیل 26 جولائی 2024)

جواب

وزیر ٹرانسپورٹ

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ لاہور شالیمار چوک جی ٹی روڈ سے جلو موڑ سڑک کے دونوں اطراف مسافروں کے بیٹھنے کے لیے بس شیلٹرز بذریعہ لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی (ڈیپازٹ ورک) تعمیر کیے گئے ہیں۔ معزز ایوان کی معلومات کے لیے بس شیلٹر کی تصویر ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بمطابق جواب "الف" درج بالا جی ٹی روڈ پر سڑک کے دونوں اطراف 26 بس شیلٹروں کی تعمیر مکمل کی جا چکی ہے جن کی کل تعمیری لاگت مبلغ 22,501,908 (دو کروڑ پچیس لاکھ ایک ہزار نو سو آٹھ روپے) اور فی بس شیلٹر تعمیری لاگت مبلغ -/ 865,458 (آٹھ لاکھ پینسٹھ ہزار چار سو اٹھاون روپے) ہے۔

(ج) جی ہاں یہ درست ہے کہ شالیمار چوک سے جلو موڑ تک (براستہ جی ٹی روڈ) کوئی سپیڈو بس نہیں چل رہی۔ تاہم پنجاب ماس ٹرانزٹ اتھارٹی نے لاہور میں ماحول دوست 248 الیکٹرک بسوں کی خریداری کے لیے پی سی ون (PC-I) تیار کیے ہیں جو منظوری کے لیے پی ڈی ڈبلیو پی (PDWP) کو بھیجے گئے ہیں۔

ان بسوں کی آمد کے بعد شالیمار چوک سے جلو موڑ تک مذکورہ روٹ کو فعال کرنے کا معاملہ زیر غور لایا جائے گا۔ مزید یہ کہ مذکورہ روٹ پر شالیمار چوک سے ڈیرہ گجراں تک، لاہور اورنج لائن میٹرو ٹرین مورخہ 26 اکتوبر 2020 سے فعال ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 اگست 2024)

صوبہ بھر میں ایکسل لوڈ گاڑیوں کے متبادل روڈ استعمال کرنے سے متعلق تفصیلات

*1486: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایکسل لوڈ گاڑیاں جی۔ ٹی۔ روڈ استعمال کرنے کی بجائے متبادل روڈ استعمال کر رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایکسل لوڈ گاڑیاں متبادل روڈ اس لئے استعمال کرتی ہیں کہ زیادہ لوڈ ہونے پر جی ٹی روڈ پر جرمانہ کیا جاتا ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست کہ ایکسل لوڈ گاڑیوں کی وجہ سے متبادل روڈ اپنی معیاد سے قبل ہی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو رہے ہیں۔

(د) اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی 25 جولائی 2024 تاریخ ترسیل 23 اگست 2024)

جواب

وزیر ٹرانسپورٹ

(الف) سیکرٹری ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹیز کی رپورٹ کے مطابق کچھ ایکسل لوڈ گاڑیاں جی ٹی روڈ استعمال کرنے کی بجائے متبادل روڈ استعمال کر رہی ہیں۔

(ب) جی ہاں۔ یہ بات کسی حد تک درست ہے۔کچھ ایکسل لوڈ گاڑیاں جی ٹی روڈ کی بجائے متبادل روڈ استعمال کرتی ہیں تاکہ قانونی کارروائی، چالانوں اور جرمانوں سے بچا جاسکے۔ لیکن ان روڈوں پر بھی سخت چیکنگ کی جاتی ہے۔

(ج) جی ہاں۔ یہ بات بھی کسی حد تک درست ہے۔ تاہم ایکسل لوڈ گاڑیوں کے خلاف حسب ضابطہ کارروائی جاری ہے۔

(د) اس کے حل کے لئے محکمہ ٹرانسپورٹ اینڈ ماسٹر انزٹ نے ایکسل لوڈ مینجمنٹ رجیم کے نام سے مہم کا آغاز کیا ہوا ہے جس پر عمل درآمد کروایا جارہاہے اور مزید محکمہ نے جرمانہ میں بھی اضافہ کروایاہے اور پٹرولنگ پولیس، ٹریفک پولیس ،موٹروے پولیس اور سیکرٹری آرٹی ایز کو اس زمرے میں کارروائی کے لئے اختیار دیا ہوا ہے اور زائد وزن کو اتروایا جاتا ہے۔ مزید برآں اس سلسلے میں 01.01.2024 تا 30.09.2024 تک پنجاب بھر میں تمام سیکرٹری آرٹی ایز کی طرف سے کی جانے والی کارروائی کی رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 اکتوبر 2024)

ساہیوال ڈویژن میں موٹر وہیکل ایگزامینر کے دفاتر، آمدن اور اخراجات سے متعلق تفصیلات

*1502: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال ڈویژن میں موٹر وہیکل ایگزامینر کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی R.T.A اور D.T.A ڈسٹرکٹ ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے تحت کتنے دفاتر ہیں تو ان کی بھی تفصیل فراہم کریں۔

(ج) ان آفسز کے کاموں کی نوعیت کے بارے میں تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(د) ان آفسز کی آمدن کے ذرائع اور مکمل آمدن کی تفصیل بتائیں۔

(ہ) ان کے اخراجات کی تفصیل بھی دی جائے۔

(تاریخ وصولی 29 جولائی 2024 تاریخ ترسیل 28 اگست 2024)

جواب

وزیر ٹرانسپورٹ

(الف)ساہیوال ڈویژن میں موٹر وہیکل ایگزامینر کے تین (03) دفاتر ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

ضلع	دفتر پتہ
ساہیوال	ڈپٹی کمشنر کمپلیکس ساہیوال
اوکاڑہ	سپورٹس کمپلیکس اوکاڑہ
پاکپتن	ڈپٹی کمشنر کمپلیکس پاکپتن

(ب)ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے تین دفاتر ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

ضلع	دفتر پتہ
ساہیوال	ڈپٹی کمشنر کمپلیکس ساہیوال
اوکاڑہ	ڈپٹی کمشنر کمپلیکس اوکاڑہ
پاکپتن	ڈپٹی کمشنر کمپلیکس پاکپتن

(ج)موٹر وہیکل ایگزامینر آفس کے کام درج ذیل ہیں:-

1۔ایل ٹی وی، ایچ ٹی وی، اور پبلک سروس وہیکل (پی ایس وی) گاڑیوں کے لائسنس بورڈ کا وہ ایک ممبر ہے۔

2۔ سرکاری گاڑیوں کی مرمت بارے تکنیکی تجاویز دینا۔

3۔مہلک حادثات کی جگہ کا معائنہ کرنا اور وجوہات بتانا ، سرکاری گاڑیوں کے معائنہ کے بعد ناکارہ / کار آمد ہونے کا سرٹیفکیٹ جاری کرنا، گاڑیوں کے روٹ پرمٹ، فٹنس سرٹیفکیٹ وغیرہ چیک کرنا، سموگ والی گاڑیاں، زائد وزن والی کمرشل گاڑیاں، زائد کرایہ وصولی اور ایل پی جی پر چلنے والی گاڑیوں کو چیک کرنا۔ اوراِن کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کرنا۔

ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی آفس کے کام درج ذیل ہیں۔

1۔کمرشل گاڑیوں کے روٹ پرمٹ کا اجراء۔

2۔روٹ پرمٹ کی تجدید۔

3۔چالانوں کی سماعت۔

4۔ڈی کلاس، اور سی کلاس اڈاجات کے لائسنس کا اجراء اور تجدید۔

5۔ریٹروفٹڈ تھری ویلر رکشہ کا اندراج۔

6۔ گڈز فارورڈنگ ایجنسیز اور باڈی بلڈنگ ورکشاپ کے لائسنس کا اجراء اور تجدید

7۔پرائس مجسٹریٹ کا کام۔

8۔ڈپٹی کمشنر کے دیگر احکامات۔

اِس کے علاوہ روزانہ کے دفتری امور۔

(د)اِن آفسز کی آمدن کے ذرائع اور مکمل آمدن کی تفصیل برائے مالی سال 24-2023 درج ذیل ہے:-

ضلع	روٹ پرمٹ فیس وصولی	سی اور ڈی کلاس اڈاجات کے لائسنس کی تجدید فیس وصولی	ریٹروفٹڈ رکشوں کی رجسٹریشن فیس وصولی	اوورلوڈ گاڑیوں، بغیر روٹ پرمٹ، بغیر پاسنگ، زائد کرایہ، اور سموگ والی گاڑیوں کو عائد جرمانہ
ساہیوال	20509500	410000	1259500	5532500
اوکاڑہ	9653950	42000	708500	2017900
پاکپتن	1673500	448000	562500	4280500
ٹوٹل	31836950	900000	2530500	11830900

بجلی کا بِل متعلقہ ڈپٹی کمشنر آفس کے بِل کے اندر شامل ہے اور باقی بجٹ سیکرٹری پنجاب پراونشل ٹرانسپورٹ اتھارٹی، لاہور کی طرف سے فراہم کیا جاتا ہے۔

(ہ)اِن کے اخراجات کی تفصیل برائے مالی سال 24-2023 درج ذیل ہے:-

ضلع	تنخواہوں کی ادائیگی	دیگر اخراجات
ساہیوال	7024879	149500
اوکاڑہ	2366982	300219
پاکپتن	1748075	88556
ٹوٹل	11139936	538275

(تاریخ وصولی جواب 15 اکتوبر 2024)

راجن پور: تحصیل جام پور میں محکمہ ٹرانسپورٹ میں موٹر وہیکل ایگزامینر کی اسامیوں سے متعلق تفصیلات

*1600: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور تحصیل جام پور میں محکمہ ٹرانسپورٹ میں اس وقت موٹر وہیکل ایگزامینز کی کل کتنی اسامیاں ہیں اور یہ کس کس گریڈ میں کام کر رہے ہیں محکمہ سالانہ ان کی تنخواہوں اور الاونسز کی مد میں کل کتنی رقم خرچ کرتا ہے تفصیلات پیش کی جائیں۔

(ب) گاڑیوں کے لیے فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لیے Vics کا نظام متعارف کرنے کے بعد محکمہ میں ان موٹر وہیکل ایگزامینز کا کیا مصرف ہے۔

(ج) اس وقت ضلع راجن پور میں محکمہ میں کتنے ملازمین ایڈیشنل چارج پر کام کر رہے ہیں آگاہ فرمائیں۔

(تاریخ وصولی 16 اگست 2024 تاریخ ترسیل یکم اکتوبر 2024)

جواب

وزیر ٹرانسپورٹ

(الف) ضلع راجن پور میں محکمہ ٹرانسپورٹ (ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی) میں موٹر وہیکل ایگزامینر گریڈ 14 کی ایک آسامی ہے۔ فی الوقت اس آسامی پر کوئی ریگولر موٹر وہیکل ایگزامینر تعینات نہ ہے۔ البتہ موٹر وہیکل ایگزامینر ضلع رحیم یار خان تین دن کے لیے بطور اضافی چارج راجن پور میں کام کر رہا ہے جو کہ

اپنی تنخواہ رحیم یار خان سے وصول کر رہا ہے۔ مزید یہ کہ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی ضلع لیول پر کام کرتی ہے۔

(ب) ان موٹر وہیکل ایگزامینر کے مصرف درج ذیل ہیں۔

1۔ موٹر وہیکل ایگزامینر ایل ٹی وی، ایچ ٹی وی اور پبلک سروس وہیکل (پی ایس وی) گاڑیوں کے ڈرائیونگ لائسنس بورڈ کا ایک ممبر ہے۔

2۔ سرکاری گاڑیوں کی مرمت بارے تکنیکی تجاویز دینا۔

3۔ مہلک حادثات کی جگہ کا معائنہ کرنا اور وجوہات بتانا، سرکاری گاڑیوں کے معائنہ کے بعد ناکارہ / کارآمد ہونے کا سرٹیفکیٹ جاری کرنا، گاڑیوں کے روٹ پرمٹ، فٹنس سرٹیفکیٹ وغیرہ چیک کرنا، سموگ والی گاڑیاں، زائد وزن والی کمرشل گاڑیاں، زائد کرایہ وصولی اور ایل پی جی پر چلنے والی گاڑیوں کو چیک کرنا۔ اوراِن کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کرنا۔

(ج) اس وقت ضلع راجن پور میں محکمہ میں تین (3) ملازمین ایڈیشنل چارج پر کام کر رہے ہیں۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1۔ سیکرٹری ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی

2۔ موٹر وہیکل ایگزامینر

3۔ ٹرانسپورٹ سب انسپکٹر

<u>(تاریخ وصولی جواب 24 اکتوبر 2024)</u>

لاہور — چوہدری عامر حبیب

مورخہ 24 اکتوبر 2024 — سیکرٹری جنرل

بروز جمعتہ المبارک 25 اکتوبر 2024 کو محکمہ ٹرانسپورٹ کے سوالات وجوابات کی فہرست اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	جناب اسد عباس	765-762
2	محترمہ حناء پرویز بٹ	902
3	جناب ذوالفقار علی شاہ	915
4	جناب امجد علی جاوید	919-918
5	جناب محمد اقبال	920
6	جناب احمر بھٹی	950
7	محترمہ راحیلہ خادم حسین	1078
8	جناب محمد ارشد ملک	1502-1486
9	محترمہ شازیہ عابد	1600

صوبائی اسمبلی پنجاب

نوٹس برائے زیرو آور(Notice Zero Hour)

بروز جمعتہ المبارک 25۔اکتوبر 2024

محکمہ: ہائر ایجوکیشن

206: قاضی احمد اکبر : میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے ایک اہم معاملے کو زیر بحث لایا جائے معاملہ یہ ہے کہ حلقہ پی پی 01 میں گورنمنٹ کرنل شجاع خانزادہ بوائز ڈگری کالج حضرو کی باؤنڈری گر چکی ہے اور کافی عرصہ سے تعمیر نہیں کی جارہی جس کے لیے فنڈز بھی منظور ہوئے تھے اور ٹینڈر بھی جاری ہوا تھا۔ لیکن اس کے باوجود تعمیر شروع نہیں کی گئی۔لہذا مجھے اس پر بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

محکمہ: ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ

215: چودھری محمود احمد : میں یہ تحریک پیش کرتاہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے ایک اہم معاملے کو زیر بحث لایا جائے معاملہ یہ ہے کہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سب ڈویژن لیاقت پور (ضلع رحیم یار خان) کے تحت میگا سیوریج سکیم سٹی لیاقت پور 50 کروڑ روپے کی لاگت سے شروع ہوئی جس کی تکمیل جون 2022 میں مکمل ہونا تھی۔ مگر تاحال کام مکمل نہیں ہوا بلکہ ٹھیکیدار کو نوازنے اور محکمہ PHE کے جنوبی پنجاب کے افسران کی ملی بھگت سے اس سکیم کو Revised کیا جارہاہے۔ جبکہ اس میں کروڑوں روپے خورد برد ہوئے ہیں۔۔ لہذا مجھے اس پر بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

لاہور

چودھری عامر حبیب

24۔اکتوبر سیکرٹری جنرل